Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۷ رمضان ۱۳۹۹ھ ۔ یکم ظہور ۱۳۵۸ ہش ۔ یکم اگست ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۷۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم و محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی طرف سے کل شام کی اطلاع مظہر ہے۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں، ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کی مصروفیات کی وجہ سے عام ملاقات بند رہے گی۔ ضروری ملاقات صرف جمعرات کے روز ہو سکے گی جس کے لئے پہلے تحریری منظوری حاصل کر کے وقت مقرر کروا لینا ضروری ہوگا۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

لاہور میں درس القرآن

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام ماہ رمضان المبارک میں ہر جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دار الذکر لاہور میں درس القرآن کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مرکز سلسلہ سے علماء کرام تشریف لا کر درس القرآن دیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ:-

مورخہ ۳/۸/۷۹ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب
سورۃ بنی اسرائیل (ایک رکوع)

مورخہ ۱۰/۸/۷۹ محترم مولانا غلام باری صاحب سیف
سورۃ الفتح (آخری رکوع)

مورخہ ۱۷/۸/۷۹ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد
سورۃ الفجر

احباب جماعت خصوصاً خدام و اطفال سے شرکت کی درخواست ہے۔

(خواجہ اعجاز احمد ناظم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

زکوٰۃ کی ادائیگی

ہر صاحبِ نصاب پر فرض ہے

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم، جواہر الکلام

انتہا درجہ کی محبت، اُمید اور خوف عبادت میں داخل ہے

مومن کے لئے ضروری ہے کہ تلخ زندگی بسر کرے

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ: ۲۲)

ترجمہ:- اے لوگو! اپنے (اُس) رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں (بھی) اور انہیں (بھی) جو تم سے پہلے گزرے ہیں پیدا کیا ہے تاکہ تم (ہر قسم کی آفات سے) بچو۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ (الذّٰریٰت: ۵۷)

ترجمہ:- اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤَدِّیَ الزَّکٰوۃَ الْمَفْرُوْضَۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ۔ (البخاری)

ترجمہ:- اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ نماز قائم کرے۔ فرض زکوٰۃ ادا کرے۔ رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ سے ظاہر ہے کہ انسان صرف عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ..... جو انسان رات دن نفسانی لذات میں مصروف ہے وہ عبادت کا کیا حق ادا کر سکتا ہے۔ مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک تلخ زندگی بسر کرے لیکن عیش و عشرت میں بسر کرنے سے تو وہ اس زندگی کا عشرِ عشیر بھی حاصل نہیں کر سکتا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۶۸)

"اگر اسلام کی عزت کے لئے دل میں محبت نہیں ہے تو عبادت بھی بلیسود ہے کیونکہ عبادت محبت ہی کا دوسرا نام ہے۔ ...... عبادت کیا ہے؟ جب انتہا درجہ کی محبت کرتا ہے، جب انتہا درجہ کی اُمید ہو، انتہا درجہ کا خوف ہو۔ یہ سب عبادت میں داخل ہے۔ غیر اللہ کی عبادت کا اتنا ہی مفہوم نہیں ہے کہ سجدہ نہ کیا جاوے۔ نہیں۔ بلکہ اس کے مختلف مدارج ہیں۔ اگر کوئی مال سے انتہا درجہ کی محبت کرتا ہے تو وہ اس کا بندہ ہوتا ہے۔ خدا کا بندہ وہ ہے جو خدا کے سوا اور چیزوں کی حدِ اعتدال تک رعایت کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۵۵)

پبلشر:- مسعود احمد ۔ پرنٹر:- سید عبد الحی ۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار والآراء

- مقدّم و موٴخّر کی قدرتی ترتیب بگاڑنے کا انجام
- بے دینی اور دین فروشی کے رِستے ہوئے ناسُور
- قوموں اور ملکوں کے چراغ گُل کرنے والی بیماریاں
- صاحبانِ عزیمت کے خلاف سبّ وشتم اور تعصّب کے طوفان

"بہت بڑا خطرہ"

آجکل روزنامہ "نوائے وقت" کی ہفتہ وار "اشاعتِ ملی" میں سیّد ابوالحسن علی ندوی صاحب کا ایک مضمون قسط وار شائع ہو رہا ہے جس میں انہوں نے پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے مقتضیات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ وہ اِس ضمن میں ایک بہت بڑے خطرہ کی نشاندہی کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"میں آپ سے کہتا ہوں جو مبارک کام آپ کرنے جا رہے ہیں (یعنی اسلامی نظام کے نفاذ کا کام) اِس ملک و معاشرہ کے اندر اتنی صلاحیت ہونی چاہیئے کہ وہ اس کو قبول کرے، (اس کا) استقبال کرے اور پھر اس کو برداشت کر سکے۔ اگر آپ کسی کمزور معدے میں کوئی لطیف ترین غذا بھی ڈال دیں اور وہ معدہ اس کو واپس کر دے، اس کو قبول نہ کرے تو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اصلاحِ معاشرہ کا کام بڑے وسیع پیمانہ پر شروع ہونا چاہیئے مسجدوں کے منبروں سے اور درسگاہوں سے اخبار کے کالموں سے، ٹیلیوژن اور ریڈیو سے۔ اور سیاسی مقررین کی تقریروں میں بھی اس کو نظرانداز نہیں ہونا چاہیئے۔ قدم قدم پر اگر رشوت ہے، قدم قدم پر مالی ترغیبات ہیں، قدم قدم پر سنگدلی ہے، اور اپنے ساتھیوں اور ایک محلہ کے رہنے والوں اور شہر کے بسنے والوں سے اگر بے حسی ہے، ان کی مدد کرنے کا کوئی جذبہ نہیں ہے ہمارے کارکنوں میں دفتر کے کارکنوں میں اور ہمارے مختلف عہدوں اور محاذوں پر کام کرنے والوں میں تو پھر بہت بڑا خطرہ ہے۔"

(نوائے وقت۔ اشاعتِ ملی۔ ۲۶ جولائی ۱۹۷۹ء ص۱۲)

اِس سے ظاہر ہے کہ ملک و معاشرہ میں صلاحیت کا ہونا مقدّم ہے اور اسلامی نظام کے نفاذ کا مرحلہ موخر۔ اگر مقدّم کو موخر کر کے موخر کو مقدم رکھا جائے تو خطرہ ہی خطرہ ہے۔ خطرہ یہ ہے کہ ایسی صورت میں اسلامی نظام کا نفاذ ناکامی سے دوچار ہوئے بغیر نہ رہے گا اور بقول سیّد ابوالحسن علی ندوی:۔

"نفاذِ شریعت کا تجربہ اگر خدانخواستہ ناکام ہوا تو پھر دُنیا کے کسی گوشہ میں کوئی خدا کا بندہ اس کا نام نہیں لے سکتا کہ شریعت کا نفاذ کیا جائے۔"

(نوائے وقت ۲۶ جولائی ۱۹۷۹ء ص۱۲)

"نزع کی سی صورتِ حال"

نفاذِ شریعت کے بلند آہنگ مطالبوں اور عوامی سطح پر اسلام کے ساتھ محبّت کے بلند بانگ دعووں کے باوجود اسلام پر عمل پیرا ہونے سے گریز اور کھلے انکار کے نتیجہ میں حالات نے جو رُخ اختیار کیا ہے اور جو صورتِ حال نمایاں ہو کر سامنے آئی ہے اُس پر کمال افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ہفت روزہ "المنبر" فیصل آباد اپنے تازہ شمارہ میں رقم طراز ہے:۔

"ہم اِس وقت نزع کی سی صورتِ حال سے دوچار ہیں۔ خود ڈوب رہے ہیں۔ پاکستان کو دشمنوں سے پہلے ختم کر دینے کے لئے گرم جوشی سے مصروف ہی نہیں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں ہیں۔ اور ہماری بدبختی کی انتہا یہ ہے کہ ہم نے اسلام کے وقار کو۔ اسلامی نظام، نفاذِ شریعت اور نظامِ مصطفےٰؐ کے زیرِعنوان ختم کرنے، عام مسلمانوں کو اسلام سے مایوس بلکہ بیزار کرنے اور اسلام کے تقدس کو، اپنی بے دینی اور دین فروشی کے رِستے ناسوروں پہ، بطور خوبصورت لیبل استعمال کرنے کا طرزِ عمل اختیار کر کے احساس و شعور رکھنے والے ہر شخص کو اُس حالت میں مبتلا کر دیا ہے جو نزع کے لمحات میں ہر جاندار کی ہوتی ہے۔"

(اقتباس اداریہ ہفت روزہ "المنبر" فیصل آباد بابت ۴ تا ۱۷ جولائی ۱۹۷۹ء ص۱)

لوگوں کی زندگیوں کو اسلامی تعلیم کے سانچوں میں ڈھالے اور معاشرہ کی اصلاح کئے بغیر جب بھی اسلامی نظام نافذ کرنے کی کوشش کی جائے گی اُس کا انجام وہی ہوگا جس پر "المنبر" نے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ یہی وہ صورتِ حال ہے جس سے سید ابوالحسن علی ندوی صاحب نے اپنے اُس مضمون میں خبردار کیا تھا جس کا ایک اقتباس ہم نے اِسی صفحہ کے کالم اوّل میں درج کیا ہے۔ اسلام کے ساتھ محبّت کا زبان سے دعوٰی کرنا آسان ہے لیکن اُس پر عمل کرنا مشکل ہے اور دوسروں کو عمل پر آمادہ کرنا مشکل تر۔ اِس کے لئے دوسروں پر اثر انداز ہونے اور ان کی کایا پلٹنے والی قوّتِ قدسی کی ضرورت ہے۔ ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

"سخت خطرناک بیماریاں"

سیّد ابوالحسن علی ندوی صاحب نے اپنے اُس مضمون میں جس کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں سپین سے مسلمانوں کے اخراج پر بھی روشنی ڈالی ہے چنانچہ وہ تحریر کرتے ہیں:۔

"اسپین سے مسلمانوں کے اخراج کا سب سے بڑا سبب یہ معلوم ہوا کہ ان سے جہاں اور بہت سی غلطیاں ہوئیں وہاں انہوں نے اشاعتِ اسلام کی کوشش نہیں کی۔ وہ شمال کی طرف نہیں بڑھے بلکہ جنوب کی طرف ہٹتے چلے گئے۔ انہوں نے وہاں کی عیسائی آبادی کو اپنے سے مانوس نہیں کیا۔ اسلام کا پیغام نہیں پہنچایا۔ وہ قلبِ یورپ میں نہیں گھسے اور اپنے ماحول کو درست نہیں کیا۔ وہ فنِ تعمیر اور اپنے تہذیبی اثاثہ کو وسیع کرنے میں مشغول ہو گئے۔ فنونِ لطیفہ اور شاعری اور موسیقی کی طرف بہت زیادہ توجہ منعطف ہو گئی۔ لیکن سب سے بڑی بدقسمتی کی بات ان کا داخلی انتشار تھا۔ وہ ربیعہ و مضر اور یمانی و حجازی قبائل کا اختلاف تھا۔ لسانی عصبیت، صوبائی عصبیت، نسلی عصبیت اور تہذیبی عصبیت سخت خطرناک بیماریاں ہیں۔ قرآن مجید میں ہمیں یہ ہدایت کی گئی ہے:۔

ترجمہ:۔ کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ اِن سے اچھی ہوں۔ اور اپنے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کے بُرے نام رکھو۔ (الحجرات)

یہ مشورہ افراد ہی کے لئے نہیں، یہ ملتوں کے لئے بھی مشورہ ہے۔ یہ دو چیزیں ہیں جنہوں نے قوموں اور ملکوں کے چراغ گُل کر دئے۔"

(نوائے وقت ۲۶ جولائی ۱۹۷۹ء ص۱۲)

سیّد ابوالحسن علی ندوی صاحب کو سپین سے مسلمانوں کے اخراج کے اسباب نیز داخلی انتشار اور مختلف قسم کی عصبیتوں اور دوسروں کی تحقیر و تذلیل کی شکل میں سر اٹھانے والی "سخت خطرناک بیماریوں" کی نشان دہی اِس لئے کرنا پڑی ہے کہ یہ خطرناک روحانی بیماریاں اِس زمانہ میں بھی وبا کے طور پر پھیلی ہوئی ہیں اور انہوں نے بہت کچھ تباہی مچائی ہوئی ہے۔

ان بیماریوں کی نشاندہی کرنے والوں کی کسی زمانہ میں بھی کمی نہیں ہوتی پر علاج کرنے والا صرف ایک ہی ہوتا ہے جسے خدا تعالیٰ خود اِس کام پر مامور کرتا ہے۔ اِن سخت خطرناک بیماریوں کا ایک اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ مریض علاج کے نام سے بھاگتے اور معالج کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور اِس بات سے ہی انکاری ہو جاتے ہیں کہ وہ اِن امراض میں مبتلا ہیں۔ بہت کچھ نقصان اٹھانے کے بعد آخر انہیں اُس معالج کی طرف ہی رجوع کرنا پڑتا ہے اور اُس کے علاج سے ہی وہ شفایاب ہوتے ہیں۔ خدا خود انہیں گھیر گھار کر اور بسا اوقات ان کے انکار پر دھکے دے دے کر انہیں اُس کے پاس لاتا ہے۔

"تخریبی قوتوں کا اتحادِ ثلاثہ"

شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہؒ کو اصلاحِ مفاسد کی جدوجہد کے دَوران ان کے خلاف

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ص 4-3 یکم اگست 1979

نماز باجماعت کی اہمیت

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۴/7.R ڈاک خانہ خاص ضلع بہاولنگر)

نماز پانچ ارکان اسلام میں سے دوسرا اہم رکن ہے۔ عملی عبادات زکوٰۃ حج۔ اور روزہ میں سے اوّل نمبر پر ہے یہ اسلام کی اجتماعی عبادت ہے جس کا باجماعت اور وقت مقررہ پر ادا کرنا ہر مسلمان پر دن میں پانچ مرتبہ فرض کیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں مومنوں کو نماز قائم کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اور نماز ادا کرنے اور قائم کرنے میں یہ فرق ہے کہ نماز کا ادا کرنا تو انفرادی طور پر پڑھ لینا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن نماز قائم کرنے کا تعلق نماز باجماعت سے ہے۔ جس میں اقامت کہہ کر اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دیقیناً نماز قائم ہو گئی کا اعلان کر کے تمام مومن ایک امام کے پیچھے بہترین نظم و ضبط کے ساتھ قبلہ رو ایک ہی صف میں امیر و غریب، احمر و اسود اور آقا و غلام اپنے ربّ اکبر کے حضور کھڑے ہو کر اجتماعی رنگ میں ادا کرتے ہیں۔ اور سب مل کر اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے عاجزانہ اظہار و اقرار سے اپنی یک جہتی اور ملی وحدت کی اہمیت کے احساس سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل چند آیات قرآنی پر غور کیجئے۔ جن میں نماز قائم کرنے کا حکم ہے۔

۱۔ سورۃ بقرہ رکوع اوّل میں متقیوں کی ایک خاص علامت یہ بیان فرمائی گئی ہے وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ (وہ نماز کو قائم کرتے ہیں)

۲۔ سورۃ بقرہ کے رکوع ۵ میں ارشاد ربانی ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور خدا کی خالص پرستش کرنے والوں کے ساتھ مل کر خدا کی خالص پرستش کرو۔

۳۔ سورۃ المائدہ رکوع ۸ میں حقیقی مومنوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ جو لوگ نماز کو قائم رکھتے ہیں۔

۴۔ سورہ طٰہٰ کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرمایا کہ فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ پس تو میری ہی عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کر۔

۵۔ سورۃ الروم رکوع ۴ میں حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اور نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو۔

۶۔ سورۃ ابراہیم رکوع ۵ میں فرمان الٰہی ہے کہ

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ

(اے رسولؐ) میرے ان بندوں کو جو ایمان لا چکے ہیں کہہ دے کہ نماز کو قائم کیا کرو۔

ان تمام آیات اور دوسری بہت سی آیات میں نماز قائم کرنے کا حکم ہے۔ جس سے مراد نماز باجماعت اور مسجد میں جا کر مقررہ اوقات میں نماز ادا کرنا ہے۔ اسی لئے احادیث میں نماز باجماعت کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ اور مسجد میں نماز ادا کرنے کا غیر معمولی اجر بیان ہوا ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ

صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً (مسلم)

باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ۲۷ گنا زیادہ افضل ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ سردی کے باوجود اچھی طرح وضو کر کے دور سے چل کر مسجد میں آ کر نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند فرماتا ہے (مسلم کتاب الطہارۃ)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس شخص نے اپنے گھر سے وضو کیا۔ پھر وہ اللہ کے گھر (مسجد) میں گیا تاکہ وہاں فرض نماز ادا کرے تو مسجد کی طرف جاتے ہوئے جتنے قدم اس نے اٹھائے ہر پہلے قدم سے اس کا ایک گناہ معاف ہوگا۔ اور ہر دوسرے قدم سے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا۔

(مسلم باب المشی الی الصلوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انسان کا گھر یا بازار میں نماز ادا کرنے سے باجماعت میں نماز ادا کرنا بیس گنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ کیونکہ جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرے۔ پھر نماز کی نیت سے مسجد میں آئے۔ اور نماز کے سوا کوئی اور چیز اسے مسجد میں نہ لائے تو ایسا شخص کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند ہوتا اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ پھر جب وہ مسجد میں جا پہنچتا ہے۔ اور نماز کی خاطر مسجد میں بیٹھا رہتا ہے۔ وہ نماز میں ہی سمجھا جاتا ہے۔ . . . . فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اے اللہ اس پر رحم کر اس کو بخش دے اس کی توبہ قبول کر۔ یہ دعائیں اس وقت تک جاری رہتی ہیں۔ جب تک وہ شخص کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور باوضو رہتا ہے۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

ان آیات و احادیث میں نماز باجماعت اور گھروں کی بجائے مسجد میں جا کر نماز ادا کرنے کی جو فضیلت بتائی گئی ہے۔ وہ محتاج وضاحت نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ

اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ

کونسا عمل اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ پسندیدہ ہے؟

حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ

اَلصَّلٰوۃُ لِوَقْتِھَا وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ وَالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ (نسائی)

نماز کو بروقت پر قائم کرنا۔ والدین سے حسن سلوک اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا

مساجد کا قیام اور اذان اسی لئے مقرر کی گئی ہے۔ کہ سب مسلمان وقت مقررہ پر مساجد میں جمع ہو کر نماز باجماعت ادا کریں۔ اور اجتماعی رنگ میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر نماز میں اسلام اور ملت اسلامیہ کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ ایک دوسرے کے حالات سے باخبر ہو کر باہمی تعاون، ہمدردی اور ایک دوسرے کی مشکلات کے ازالہ اور مسائل کو حل کرنے کا موجب ہوں۔ اپنے اجتماع سے اسلامی قوت و شوکت کا اظہار کریں۔ اور بار بار ایک دوسرے سے ملاقات سے اپنی باہمی محبت بڑھائیں اور اسلام کی ترقی و فروغ ہدایت کی تدابیر پر غور کریں۔

بعض لوگ گھر پر نمازیں ادا کرنا شروع کر دیتے ہیں اور مسجد میں جانے سے غفلت برتتے ہیں۔ بغیر حقیقی عذر کے ایسے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ یہ لوگ جماعت مومنین کے اتحاد و یک جہتی اور نظم و ضبط میں رخنہ اندازی کا موجب بنتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک معذور نابینا شخص کو بھی گھر پر نماز ادا کرنے کی اجازت عطا نہ فرمائی جو بینائی نہ ہونے کی وجہ سے انتہائی تکلیف اٹھا کر گرتے پڑتے مسجد میں آتا تھا۔ حضورؐ نے اسے تاکید فرمائی کہ اگر تمہارے گھر میں اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ تو پھر مسجد میں نماز ادا کیا کرو۔ خواہ کتنی بھی تکلیف اٹھانی پڑے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک نمونہ ہمارے سامنے ہے کہ مرض الموت میں حضور باوجود انتہائی ضعف و نقاہت کے مسجد میں تشریف لا کر نماز باجماعت ادا فرماتے رہے۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کا مندرجہ ذیل ارشاد نماز باجماعت کی اہمیت اور قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک منشاء کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ آپ اپنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:-

"نماز باجماعت کی ضرورت کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن عبادات میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی ہیں مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا ہے۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا نماز باجماعت کا حکم دیا۔ قرآن کریم کی آیات کو دیکھو تو جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا نماز باجماعت کے الفاظ میں۔ جس کا صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے۔ پس جو کوئی بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ تارک نماز سمجھا جائیگا۔" (تفسیر کبیر جلد اول جزو اول صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں:

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح)

حضرت اقدس مزید فرماتے ہیں کہ

"انسان کی خدا ترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے۔ کہ کس قدر ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں وہ بیشک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے" (ازالہ اوہام)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مقررہ شرائط و آداب کے ساتھ پنجگانہ نماز باجماعت (جہاں مسجد ہو وہاں مسجد میں) ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم اور نمونہ کے مطابق نماز قائم کرکے نماز باجماعت کی برکات سے بہرہ مند ہوں اور اللہ تعالیٰ سچا اور حقیقی ایمان ہمیں نصیب ہو آمین

روزوں کے فوائد و فضائل

مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری مربی سلسلہ گلگت

روزوں کا بابرکت مہینہ عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ اس کے فوائد و فضائل بے شمار ہیں۔ روحانی فوائد بھی اور جسمانی فوائد بھی۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کو اپنے بندوں کی روحانی پاکیزگی اور تقویٰ و طہارت کا ذریعہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے۔

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو (بقرہ)

اگلے پچھلے تمام لوگوں پر روزے فرض کرنا ان کی اہمیت، ضرورت اور ان کے فوائد و برکات پر دلالت کرتا ہے۔ اگر ان کے فوائد و برکات نہ ہوتے۔ تو تمام اگلے پچھلے لوگوں پر روزے فرض کرنے کی ضرورت کیا تھی۔

اگرچہ بظاہر روزوں میں انسان کے لئے کھانا پینا اور بعض شہوات کا چھوڑ دینا بھاری سا معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ عارضی کیفیت ہے۔ انجام کار روزے انسان کے لئے روحانی و جسمانی لحاظ سے بہت سی برکات و فوائد کے حامل بن جاتے ہیں دنیا میں کونسی چیز ہے جس کے حصول کے لئے انسان کو تھوڑی بہت محنت نہیں کرنی پڑتی۔ ہر چیز کے لئے انسان کو تھوڑی یا زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی ہے۔ تب اس کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ سو اگر انسان اپنی روحانی و جسمانی فعالی اور روحانی ترقی کے حصول کے لئے کچھ محنت یا مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ تو یہ کوئی مشکل امر نہیں نہ انسانی طاقت و محنت سے باہر ہے اور خدا تعالیٰ نے روزے دراصل انسان ہی کے فوائد کے لئے مقرر کئے ہیں اور ان کے فوائد و برکات خود ہم ہی کو حاصل ہوتے ہیں نہ کسی اور کو۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب وقت ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے۔ شیطان اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے۔ کہ اے نیکی طلب کرنے والے نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے بدی سے رک جا۔ اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینے میں کئی لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد کرتا ہے۔ اور رمضان میں ہر روز آگ سے خلاصی کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ (ترمذی مشکوٰۃ کتاب الصوم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

روزہ اور قرآن دونوں بندوں کی سفارش کریں گے۔ روزے کہیں گے کہ اے میرے خدا میں نے اس بندے کو کھانے اور خواہشات سے دن کے وقت روکے رکھا لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا کہ میں نے اسے رات کے وقت سونے یا آرام سے روکے رکھا۔ لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما چنانچہ روزہ اور قرآن دونوں کی سفارشیں روزہ دار کے حق میں قبول کرلی جائیں گی۔ (بیہقی مشکوٰۃ کتاب الصوم)

روزوں کے فضائل

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کے آخری دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا۔

اے دوستو! تم پر ایک باعظمت و بابرکت مہینہ چڑھ رہا ہے اس میں ایک ایسی بابرکت رات بھی ہے۔ جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کر دیئے ہیں۔ اس کی راتوں میں قیام کرنا (تراویح و تہجد کی نمازوں میں کھڑا ہونا) نفلی عبادت اور باعث ثواب ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں اللہ کی رضا اور قرب کے حصول کے لئے نیکی کی کوئی خصلت اختیار کرے گا۔ تو اسے دوسرے مہینوں کے فرائض کے برابر ثواب ملے گا۔ اور جو شخص اس مہینہ میں خدا کا کوئی فریضہ ادا کرے گا تو اسے دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے برابر ثواب ملے گا۔ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے۔ اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی کا مہینہ ہے۔ اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں مومنوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس کسی نے اس مہینہ میں کسی روزہ دار کی افطاری کرائی تو اس کے لئے گناہوں سے مغفرت اور دوزخ کی آگ سے آزادی ہوگی اور اسے روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔ اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو افطاری کرانے کی سہولت میسر نہیں ہے۔ یعنی جو لوگ خود محتاج اور تنگدست ہیں وہ دوسروں کی کس طرح افطاری کرا سکیں گے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ یہ ثواب اس شخص کو بھی ملے گا جو تھوڑے سے دودھ یا لسی یا پانی کے گھونٹ پر ہی کسی روزہ دار کی افطاری کرا دے گا۔ اور جو کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔ اسے خدا تعالیٰ میرے حوض سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا اس مبارک مہینہ کا ابتدائی حصہ رحمت ہے۔ درمیانی حصہ باعث مغفرت ہے۔ اور آخری حصہ دوزخ کی آگ سے آزادی ہے۔ اور جو آدمی اس مہینہ میں اپنے نوکروں اور مزدوروں کے کام میں تخفیف یعنی کمی کردے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی کمی کے سامان کردے گا اور اسے دوزخ کی آگ سے آزادی بخشے گا۔

(بیہقی۔ مشکوٰۃ ایضاً)

ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو آدمی شرعی رخصت اور بیماری کے بغیر ایک فرض روزہ بھی چھوڑ دے تو اس کے بعد اگر اس کی بجائے عمر بھر روزے رکھتا چلا جائے۔ تو بھی اس فرضی روزے کی تلافی نہیں کر سکتے۔

بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور حدیث مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ابن آدم کے عمل کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہے سوائے روزہ کے کہ اس کے بدلہ کی حد متعین نہیں ہے۔ اس لئے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا۔ (متفق علیہ)

ان چند احادیث سے جو قلت گنجائش سے اس جگہ اختصار سے درج کئے گئے ہیں روزوں کے فوائد و فضائل ظاہر ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے ۸۲ سال پہلے ـــــ یکم اگست ۱۸۹۷ء

پادری مارٹن کلارک کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قتل کا جھوٹا مقدمہ

خدائی نوشتوں کے مطابق باعزت بریت

خداوند قادر مطلق اپنے پاک اور محبوب بندوں سے کس طرح محبت اور سلوک کا مظاہرہ کرتا ہے اس کی روشن مثالیں تاریخ احمدیت کے صفحے صفحے پر بکھری ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت سے لے کر آج تک ہر احمدی نے سینکڑوں ہزاروں خدائی نشانوں کا بچشم خود مشاہدہ کیا ہے اور اپنے ایمان میں پختگی حاصل کی ہے۔

آج سے ۸۲ سال قبل بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا جو کہ رہتی دنیا تک صداقت احمدیت پر ایک روشن نشان بن کر چمکتا رہے گا۔ مئی ۱۸۹۷ء میں خدا تعالیٰ اپنے پاک بندے مہدی علیہ السلام کو بشارت دیتا ہے

خدائی بشارت

"مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلت اور اہانت اور ملامت خلق اور اخیر حکم ابراء یعنی بے قصور ٹھہرانا۔ بلجت آیاتی یعنی تجھ پر اور تیرے ساتھ مومنوں پر مواخذہ حکام کا ابتلاء آئے گا۔ وہ ابتلاء صرف تہدید ہوگا۔ اس سے زیادہ نہیں۔۔۔
۔۔میں بلند شان والا رحمان ہوں۔ میں مخالفوں میں پھوٹ ڈالوں گا اور انجام کار یہ ہوگا کہ تمہیں بری اور بے قصور ٹھہرایا جائے گا اور میرا نشان ظاہر ہوگا۔
(کتاب البریہ (سرورق))

ہوا یوں کہ ایک شخص عبدالحمید نامی جو کہ آوارہ مزاج شخص تھا۔ پہلے ہندو سے مسلمان ہوا۔ پھر قادیان چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی خواہش ظاہر کی مگر حضرتؑ نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ پادری مارٹن کلارک کے پاس امرتسر چلا گیا۔ جہاں پر مارٹن کلارک، پادری وارث دین، بھگت پریم داس اور ساتھیوں نے مل جل کر سکیم بنائی کہ عبدالحمید پولیس کو یہ بیان دے کہ اسے حضرت مرزا صاحب نے پادری مارٹن کلارک کو قتل کرنے بھیجا ہے۔ سب پادریوں نے مل جل کر عبدالحمید کو بیان رٹایا اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر کے پاس دعویٰ دائر کر دیا یاد رہے کہ یہ وہ دور تھا جبکہ ہندوستان پر ہی نہیں بلکہ نصف دنیا پر انگریزوں کی دہشت طاری تھی اور انگریز پادری خصوصاً بہت ہی با اقتدار اور با اثر شمار ہوتے تھے چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے آج سے ۸۲ سال قبل یکم اگست ۱۸۹۷ء کو فوراً حضرت اقدس کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے۔ اس کے ساتھ چالیس ہزار روپے کی ضمانت کا حکم اور بیس ہزار روپے کا مچلکہ بھی تھا۔

ادھر سازشوں کے جال پھیلنے شروع ہوئے اور ادھر خدائی تصرفات نے اپنا کام شروع کر دیا اور خدا کے فرشتے اپنے خالق کے پیارے کی حفاظت کے کام پر مامور ہو گئے۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ کی گرفتاری کا وارنٹ ہی کہیں غائب ہو گیا چند دن کے بعد ڈی سی امرتسر کو خیال آیا کہ دوسرے ضلعے کے کسی ملزم کی گرفتاری کے لئے وہ وارنٹ جاری نہیں کر سکتا چنانچہ اس نے ڈی سی گورداسپور مسٹر ولیم مانٹیگو ڈگلس کو تار دیا کہ مرزا غلام احمد کی گرفتاری کا وارنٹ منسوخ سمجھا جائے۔ ادھر کوئی وارنٹ ہی نہ پہنچا تھا۔

خیر مقدمہ ضلع گورداسپور منتقل ہو گیا اور دس اگست کو بٹالہ میں پیشی مقرر ہوئی۔ حضور علیہ السلام کے خلاف مقدمہ کی اطلاع پانے کے بعد دور و نزدیک سے فدائی وہاں جمع ہونے شروع ہو گئے

ہمارے ساتھ خدا ہے

حضورؑ پیشی کے لئے تشریف لائے

تاریخ احمدیت جلد دوم میں جہاں اس واقعے کا تفصیلی ذکر ہے، صفحہ ۴۵۹ پر لکھا ہے کہ آپ پیشی کے روز نہایت ہشاش بشاش تھے۔ خدام نے مقدمے کا سرسری ذکر کیا تو فرمایا کہ:

"ہم کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے خبر دے دی تھی اور ہم تو اس کی تائید و نصرت کا انتظار ہی کر رہے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے آغاز پر ہم خوش ہیں اور اس کے انجام بخیر ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔"

ذکر آیا کہ عیسائیوں کے ساتھ آریہ بھی مل گئے ہیں (آریہ وکیل پنڈت بھجوت رام نے مارٹن کلارک کی طرف سے مفت وکالت کی تھی) اور مولوی محمد حسین بٹالوی بھی ان کے ساتھ ہیں، حضور نے فرمایا۔

"ہمارے ساتھ خدا ہے جو ان کے ساتھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فیصلہ سے ہم کو واقف کر دیا ہے اور ہم اس پر یقین رکھتے ہیں کہ وہی ہوگا۔ اگر ساری دنیا بھی اس مقدمہ میں ہمارے خلاف ہو تو مجھے ایک ذرہ کے برابر پرواہ نہیں اور اللہ تعالیٰ کی بشارت کے بعد اس کا وہم کرنا بھی گناہ سمجھتا ہوں"۔

آپ فرشتوں کی معیت میں کمرۂ عدالت میں داخل ہوئے۔ کیپٹن ڈگلس ڈی سی گورداسپور نے بعد میں بتایا کہ:

"میں نے حضرت کا چہرہ دیکھتے ہی یہ یقین کر لیا کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ چند دن مقدمہ چلتا رہا۔ طرفین کی گواہیاں ہوتی رہیں۔

کیپٹن ڈگلس کو کشفی نظارے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کیپٹن ڈگلس کے ایک (غیر احمدی) اہلمد خان راجہ غلام حیدر کا بیان ہے کہ "جب عدالت ختم ہوئی تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے کہا کہ ہم فوراً گورداسپور جانا چاہتے ہیں۔ تم ابھی جا کر ہمارے لئے ریل کے کمرے کا انتظام کر دو۔ چنانچہ میں مناسب انتظامات کرنے کے لئے ریلوے سٹیشن پر گیا۔ میں سٹیشن سے نکل کر برآمدے میں کھڑا تھا تو میں نے دیکھا کہ مسٹر ڈگلس پلیٹ فارم پر ٹہل رہے ہیں اور کبھی ادھر جاتے ہیں اور کبھی ادھر۔ ان کا چہرہ پریشان ہے۔ میں ان کے پاس گیا اور کہا صاحب آپ باہر پھر رہے ہیں۔ میں نے ویٹنگ روم میں کرسیاں بچھائی ہوئی ہیں۔ آپ وہاں تشریف رکھیں۔ وہ کہنے لگے۔۔۔۔ میں نے جب سے مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہے اس وقت سے مجھے یوں نظر آتا ہے کہ کوئی فرشتہ مرزا صاحب کی طرف ہاتھ کر کے مجھ سے کہہ رہا ہے کہ مرزا صاحب گنہگار نہیں۔ ان کا کوئی قصور نہیں۔ پھر میں نے عدالت کو ختم کر دیا۔ یہاں آیا تو اب ٹہلتا ٹہلتا جب اس کنارے کی طرف نکل جاتا ہوں تو وہاں مجھے مرزا صاحب کی شکل نظر آتی ہے اور وہ کہتے ہیں میں نے یہ کام نہیں کیا۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ پھر میں دوسری طرف جاتا ہوں تو وہاں بھی مرزا صاحب کھڑے نظر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں یہ سب جھوٹ ہے۔ میں نے یہ کام نہیں کیا"۔ اس پر راجہ غلام حیدر صاحب ایس پی مسٹر لیمار چنڈ کو بلوا لائے۔ انہوں نے کیپٹن ڈگلس کو مشورہ دیا کہ آپ نے اصل ملزم یعنی عبدالحمید کو تو پادریوں کے قبضے میں دے رکھا ہے۔ اس کو پولیس کے حوالے کریں تاکہ صحیح بات پتہ چل سکے۔ اس پر کیپٹن ڈگلس نے وہیں حکم جاری کیا کہ عبدالحمید کو پادریوں کے پاس سے لے کر پولیس کے حوالے کر دیا جائے۔ اس پر ایس پی مسٹر لیمار چنڈ نے خود تفتیش شروع کی تو عبدالحمید نے تھوڑی دیر کے بعد ہی اقرار کر لیا کہ اسے پادریوں نے ورغلایا ہے اور اس کو مرزا صاحب نے کسی شخص کے قتل کے لئے نہیں بھیجا۔ عیسائیوں نے عبدالحمید پر بہت زور دیا کہ وہ سابقہ بیان پر قائم رہے اور یہ کہ ڈاکٹر مارٹن کلارک اسے معافی دلوا دیں گے لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوا

چنانچہ ۲۳ اگست ۱۸۹۷ء کو کیپٹن ولیم مانٹیگو ڈگلس نے حضرت اقدسؑ کو بالکل بری کر دیا۔ اور پھر عین کچہری میں انہوں نے ہنستے ہوئے حضورؑ کو مبارکباد پیش کی اور کہا کیا آپ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کلارک پر مقدمہ چلائیں۔ اگر چاہتے ہیں تو آپ کو حق ہے۔

حضرت اقدسؑ نے جو ایمان افروز جواب دیا وہ خدا کے اولوالعزم پیغمبروں کی زبان سے ہی نکل سکتا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا:

"میں کسی پر مقدمہ کرنا نہیں چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے"۔

اس طرح یہ وقتی ابتلاء ختم ہو کر ایک مستقل الٰہی نشان کی صورت اختیار کر گیا۔

(مرتبہ: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

کسی کے پیچھے نماز ترک کرنے کے بارہ میں
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات عالیہ

بعض لوگ اپنی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی کے پیچھے ازخود نماز ادا کرنا ترک کر دیتے ہیں اور پھر اپنے فعل کو جائز ٹھہرانے کے لئے مرکز سے استفسار کرتے ہیں چونکہ کئی لوگوں کی طرف سے ایسی چٹھیاں آجاتی ہیں اس لئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ اس بارہ میں جماعت کے ایسے اصحاب کی راہنمائی کے لئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اہم ارشادات شائع کئے جاویں۔ حضور رضؓ فرماتے ہیں:

۱۔ "حلف الفضول میں شمولیت کے لئے ضروری امور"

"۲۔ اگر مجھے کسی اپنے امام الصلوٰۃ سے ذاتی طور پر شدید اختلاف بھی ہوگا تو مرکز کے حکم کے بغیر اس کے پیچھے نماز پڑھنا ترک نہیں کروں گا"

(الفضل یکم جنوری ۱۹۴۵ء بحوالہ مطالبات تحریک جدید ص ۱۵۹)

۲۔ تفسیر کبیر میں حضور رضؓ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"ہم سے کئی لوگ پوچھتے ہیں کہ فلاں سے یہ غلطی ہوگئی ہے کیا ہم اس کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیں؟ میں ہمیشہ انہیں کہا کرتا ہوں کہ تم محکمہ کو لکھو اور پھر جو کچھ وہ فیصلہ کرے اس کے مطابق عمل کرو تمہارا حق نہیں کہ تم خود بخود اس بارہ میں کوئی فیصلہ کر لو کیونکہ ممکن ہے تمہاری اس سے دشمنی ہو اور تمہاری رائے آزادانہ نہ ہو۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الماعون ص ۲۷۵)

پس کسی احمدی کو یہ حق نہیں کہ وہ ازخود کسی احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنا ترک کر دے۔ اگر حالات ایسے ہوں تو ان حالات کی مرکز کو اطلاع دیں۔ پھر مرکز جو بھی فیصلہ کرے اس کے مطابق عمل درآمد کیا جاوے۔

سید احمد علی ربوہ
نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۲۸ راگست کو ہوگا۔

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد ۲۸ راگست ۱۹۷۹ء بروز منگل ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کے لئے اصولاً میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے اور عمر کے لئے ۱۷ سال کی حد مقرر ہے۔ ایف۔ اے بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس طلباء کا بھی انٹرویو ہوگا۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ ایسے احمدی طلباء جو میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس کر چکے ہیں اور خدمت اسلام کے لئے زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ انٹرویو سے پہلے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں اور خود مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تعارفی چٹھی ساتھ لے کر ۲۸ راگست کو انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔ تعارفی چٹھی میں امیدوار کی عمر، تعلیم اور میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق بھی ہو۔ اگر ہو سکے تو انٹرویو کے وقت سکول یا کالج کے سرٹیفکیٹ کی اصل یا فوٹوسٹیٹ کاپی ساتھ لے کر آئیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

قائدین مجالس اور ناظمین اطفال سے گزارش

حل شدہ پرچہ جات اطفال الاحمدیہ مرکزیہ جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع لجنہ ڈنمارک کی مختصر رپورٹ

لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کی طرف سے آمدہ سالانہ اجتماع کی رپورٹ ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

امسال بھی لجنہ ڈنمارک کا سالانہ اجتماع ماہ مئی میں بخیر و خوبی منعقد ہوا اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کا ترجمہ پہلے اردو میں کیا گیا اور پھر انگریزی میں۔ نظم اور عہد نامہ دہرانے کے بعد مندرجہ ذیل مقابلے ہوئے۔

۱۔ مقابلہ نمائش جس میں بہنوں نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی دستکاری کی چیزیں رکھیں۔
۲۔ سلائی اور اونی بنائی کا مقابلہ
۳۔ مختلف کھیلوں کے مقابلے
۴۔ عام دینی معلومات کا امتحان پرچہ کی صورت میں لیا گیا جس میں سب ممبرات شامل ہوئیں۔

دوسرے دن بھی پروگرام کا آغاز حسب معمول تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نظم اور عہد نامے کے بعد مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوئے۔

۱۔ اردو تقریری مقابلہ
۲۔ انگریزی تقریری مقابلہ
۳۔ مقابلہ نظم۔

تمام مقابلوں میں اول، دوم، سوم آنے والیوں کو انعامات دیئے گئے۔ آخر میں اجتماعی دعا کے ساتھ سالانہ اجتماع کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

(سیکرٹری لجنات بیرون پاکستان)

مکرم رانا مبارک احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا انعقاد

جماعت احمدیہ بہاولپور کے ایک مخلص اور فدائی کارکن مکرم رانا مبارک احمد صاحب جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال کا تبادلہ بہاولپور سے لاہور ہوگیا۔ آپ نے جماعت احمدیہ بہاولپور کی سولہ سال تک خدمت سرانجام دی۔ مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور اور جماعت احمدیہ بہاولپور نے ان کے لئے الوداعی تقریبات کا انعقاد کیا۔ ۲۰ رجولائی ۱۹۷۹ء کو ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت، عہد کے بعد مکرم رانا صاحب نے خدمت سلسلہ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ وقت سلسلہ کی خدمت میں صرف کرنے کی تلقین فرمائی۔ بعدہٗ عبدالخالق خالد صدر جلسہ نے رانا صاحب کی خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش کیا۔ جماعت احمدیہ بہاولپور نے ان کے اعزاز میں الوداعی دعوت کا اہتمام کیا۔ محترم چوہدری غلام احمد صاحب امیر ضلع بہاولپور نے ان کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا۔ بعد میں اراکین مجلس عاملہ کے ساتھ ان کا گروپ فوٹو بھی ہوا۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ مکرم رانا مبارک احمد صاحب کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(ایڈیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور)

انصار اللہ کی رکنیت

اگر آپ خدام الاحمدیہ کے مستعد ممبر رہے ہیں اور اب آپ کی عمر چالیس سال ہوگئی ہے تو یقیناً اب آپ چاہیں گے کہ انصار اللہ کے بھی مستعد ممبر بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ارادے میں برکت دے اور آپ کو صحیح معنوں میں انصار اللہ کا ممبر بننے کی توفیق دے۔ آمین۔

آپ اپنی جماعت کی مجلس انصار اللہ کے سیکرٹری تجنید کو ضرور اطلاع دیں کہ اب آپ کی عمر چالیس سال ہوگئی ہے۔

(قائد تجنید انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قائدین کرام سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۱۹، ۲۰، ۲۱ راکتوبر میں نمائندگی کیلئے کوشش فرماویں۔ (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو رمضان المبارک کی آمد مبارک ہو

یہ مبارک مہینہ ہمیں اپنی دینی ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے، ایثار و قربانی کی ترغیب دیتا ہے اور نیکیوں میں قدم آگے بڑھانے کا سبق دیتا ہے۔

اِس برکتوں والے مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا مال اللہ تعالیٰ کے رستہ میں اِس کثرت اور تیزی سے صرف فرماتے تھے جس کی مثال حدیث میں تیز ہواؤں سے دی گئی ہے۔

اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سُنّت پر عمل کرتے ہوئے جب آپ رمضان المبارک میں پہلے سے بڑھ کر انفاق فی سبیل اللہ کریں گے تو وقفِ جدید کو بھی یاد رکھیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کے والد قریشی محمد اقبال صاحب ۷/۸۔ 329 3 سمن آباد لاہور ۱۹ رجولائی کی شام چھ بجے اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ۶۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی مرحوم سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ لدھیانہ و جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے فرزندِ اصغر تھے۔ مکرم حکیم خورشید احمد صاحب نے نماز جنازہ جمعہ کے بعد مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم شریف النفس اور تہجد گزار تھے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد اکرام قریشی ۷/۸۔ 29 3 سمن آباد۔ لاہور

۲۔ میرے برادر نسبتی ناصر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری غلام حسین بھٹی صاحب ملتانی فیکٹری ایریا ربوہ ۲۷ رجولائی کی شب سانگھڑ سے ربوہ آتے ہوئے نیشنل ہائی وے پر پنجند کے قریب انتقال کر گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ وہ بیمار تھے اور ان کی عمر تیس سال تھی۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ مرحوم کے اہلِ خانہ کو یہ صدمہ صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار عبدالماجد غوری سانگھڑ سندھ حال مقیم ربوہ

۳۔ مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ چک نمبر ۲۲۳/۲-۷ تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر ۲۹ رجون ۱۹۷۹ء کو انتقال کر گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص، ملنسار، خوش اخلاق اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ ۱۹۵۸ء سے اپنی وفات تک اپنی جماعت کے سیکرٹری مال رہے۔ بیوہ کے علاوہ پانچ بچے اور ایک بچی اپنی یادگار چھوڑی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندئ درجات اور مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور اولاد کو خادمِ دین بنائے۔ آمین

خاکسار محمد اکبر معلم وقفِ جدید۔ فورٹ عباس

رمضان شریف میں اوقاتِ شفاخانہ

صبح ۶-۳۰ بجے سے ۲-۳۰ بجے تک
ایک بجے سے ۱-۱۵ تک وقفہ نمازِ ظہر
پچھلے پہر اور شام کو شفاخانہ بند رہے گا۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ پروڈکشن ۶۰

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ

الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

الاخبار والآراء (بقیہ)

تخریبی قوتوں کی طرف سے اٹھائے ہوئے سبّ و شتم اور بُغض و تعصب کے جن طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑا ہفت روزہ "المنبر" کے ایک حالیہ مضمون میں ان کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اِس ضمن میں "المنبر" تخریبی قوتوں کی نشاندہی کرتے اور ان کے "اتحادِ ثلاثہ" کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے:۔

"امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بجا لانے والوں کے خلاف سبّ و شتم اور بُغض و تعصّب کے طوفانوں کا اُٹھنا کوئی حیرانی کی بات نہیں۔ امام ابنِ تیمیہؒ جاہل عوام، گمراہ علماء اور ظالم حکمرانوں کے اتحادِ ثلاثہ کے سامنے سینہ سپر ہوئے تھے۔ اِس لئے اگر ان کی مخالفت اور ایذا رسانی میں غلو برتا گیا تو تعجب کیا ہے ... حقیقت یہ ہے کہ امام کی نسبتِ نیابتِ کاملہ و عزیمتِ کبریٰ نے اُنہیں محسود بنا دیا تھا۔ طبیعت میں مومنانہ بے باکی تھی۔ خرمنِ معاصی و منکرات کے لئے برق اور اعلائے کلمۃُ الحق میں تیغِ بے نیام تھے۔ اگرچہ ان کی اسلامی ہمدردی اور استقامت مسلّم تھی لیکن بعض مسائل میں رائے عامہ کی مخالفت جو کی تو بعض علماء برہم ہو گئے اور شدّتِ مخالفت میں بعض غلط عقائد کو بھی امام سے منسوب کر کے معاندت و مغائرت کی ہوا دینے لگے۔"

(ہفت روزہ "المنبر" فیصل آباد ۴ر تا ۱۷ر جولائی ۱۹۷۹ء صفحہ ۵)

تاریخ اپنے آپ کو دُہراتی ہے۔ ہر دور اور ہر زمانہ میں جو بھی اصلاحِ مفاسد کی غرض سے اُٹھا تخریبی قوتوں نے اس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ یہ دور بھی تخریبی قوتوں اور ان کے اتحادِ ثلاثہ کی مثال سے خالی نہیں ہے۔

نمایاں کامیابی

میرے چھوٹے بھائی عزیزم مجید احمد بشیر نے ایم۔ ایس سی فزکس میں اعلیٰ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے، فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ عزیز عنقریب نصرت جہاں سکیم کے تحت بیرونِ ملک روانہ ہو رہا ہے احباب سے درخواست ہے اس کے سفر کی کامیابی اور عزیز کو سلسلہ کی خدمت کے لئے مفید وجود بننے کی دعا فرمائیں۔

خاکسار حنیف احمد محمود شاہد مربّی سلسلہ احمدیہ مقیم بد وملہی ضلع سیالکوٹ

قراردادِ تعزیت

ہم جملہ عہدیداران و ممبرانِ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور محترم ڈاکٹر ماجد صاحب سینئر ریسرچ آفیسر پی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ آر لاہور کی بیٹی عزیزہ عابدہ ماجد کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

درخواستِ دعا

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ نصیرہ طاہرہ بنت ڈاکٹر غفور الحق خاں صاحب مرحوم کا انگلینڈ میں دل کا اپریشن ہوا ہے جو کہ قریباً سات گھنٹے جاری رہا۔ اب حالت اچھی ہے۔ احبابِ کرام اور بزرگانِ سلسلہ سے عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (فیض الحق خان، کوئٹہ)

۲۔ مَیں عرصہ دراز سے پیشاب کی زیادتی کی تکلیف سے بیمار ہوں۔ کافی علاج کروا چکا ہوں مگر تاحال افاقہ نہیں ہوا، کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احبابِ جماعت سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ (کرم الٰہی بیرون کھیالی دروازہ۔ گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک میں قرآن کریم کے درس کا پروگرام

مسجد مبارک میں نماز عصر کے بعد

حصہ قرآن	نام مدرس	متبادل مدرس
۱- سورہ فاتحہ تا آل عمران رکوع ۹	مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی	مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر
۲- سورہ آل عمران رکوع ۱۰ تا سورہ مائدہ (ختم)	” رشید احمد صاحب چغتائی	” مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر
۳- سورہ انعام تا سورہ انفال	” سید احمد علی صاحب	” حبیب اللہ خان صاحب
۴- سورہ توبہ تا سورہ یوسف	” مولوی محمد شریف صاحب فاضل	” مولوی نور الحق صاحب تنویر
۵- سورہ رعد تا سورہ کہف	” قاضی محمد نذیر صاحب فاضل	” محمد احمد صاحب جلیل
۶- سورہ مریم تا فرقان	” مولوی عبد المالک خان صاحب	” صوفی محمد اسحٰق صاحب
۷- سورہ شعراء تا سورہ سبا	” مولوی دوست محمد صاحب شاہد	” مولوی بشارت احمد صاحب امروہوی
۸- سورہ فاطر تا سورہ زخرف	” مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب	” شیخ نور احمد صاحب منیر
۹- سورہ دخان تا سورہ تحریم	” مولوی بشارت احمد صاحب بشیر	” مولوی عبد الباسط صاحب
۱۰- سورہ ملک تا آخر	” ملک مبارک احمد صاحب	” لئیق احمد صاحب طاہر

(ناظر اصلاح وارشاد)

سیمینار وفاتِ مسیح علیہ السلام

مورخہ ۱۹ر جولائی ۱۹۷۹ء بمطابق ۱۹ر وفا ۱۳۵۸ھش بوقت ۵ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ قیادت دار الذکر لاہور کے زیر اہتمام "سیمینار وفات مسیح" منعقد کیا گیا۔ حاضرین میں کچھ غیر از جماعت حضرات بھی تشریف فرما تھے۔

امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں سیمینار کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔

پہلا مقالہ مکرم شیخ عبد القادر صاحب نے پیش فرمایا۔ آپ کے مقالہ میں احادیث مبارکہ، جدید علمی تحقیق، کفن مسیح کی تصویر درد اور کرٹ برنا کی کہانی کے کچھ حصے شامل تھے۔ یہ مقالہ شروع سے آخر تک نہایت دلچسپی سے سنا گیا۔ مقالہ کے بعد مکرم مولانا بشیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے وفات مسیح پر ایک مدلل اور پُر اثر تقریر کی۔

ازاں بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ نے "لندن کانفرنس" کی متحرک فلم کے مختلف مناظر پیش کئے۔ پروگرام کا یہ حصہ بہت دلچسپ تھا۔ ناظرین نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شرک والحاد کے گڑھ میں جا کر کس کاوش اور جانفشانی سے قرآنی صداقتوں کے اظہار اور عقائد باطلہ کے رد کے لئے دن رات مصروف ہیں۔

اختتام پر سوال وجواب کا سلسلہ تھا۔ تقریباً ۲۰ سوالات کئے گئے جن کے جوابات مقررین کے علاوہ مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ نے دیئے۔

وہ نظارہ بھی دیدنی تھا جب یہاں سے فارغ ہو کر حاضرین جوق در جوق "تصویری تبلیغی نمائش" میں پہنچے جہاں ۵۰ بڑے بڑے چارٹس مرکز سے منگوا کر آویزاں کئے گئے تھے۔ جن میں غلبۂ اسلام کی عالمگیر جھلکیاں، وفات مسیح پر قرآنی دلائل، اقوالِ بزرگانِ سلف اور دیگر شہادتوں کی عکاسی کی گئی تھی —— اس کے ساتھ ہی ایک حصہ میں دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم قرآن پاک کی جلدیں، حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے بارے میں یورپ و امریکہ کے سکالروں کی جدید تحقیق پر مشتمل بہت سی نادر کتب، لندن کانفرنس کی خبریں شائع کرنے والے برطانوی پرچے رکھے ہوئے تھے۔

چارٹس اور کتب کے اس دلچسپ "روحانی "پلیٹوراما" کا اہتمام مکرم شیخ عبد الماجد صاحب نے نہایت مخلصانہ جذبہ سے کیا تھا۔ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے دعا فرمائی اور یوں یہ پاکیزہ محفل اختتام پذیر ہوئی۔

(محمد مسعود اقبال قائد مجلس خدام الاحمدیہ دار الذکر۔ لاہور)

مسجد مبارک میں نماز فجر کے بعد حدیث کے درس کا پروگرام

یکم ماہ رمضان تا ۴ر رمضان	مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد
۵ر ” تا ۹ر ”	” قاضی محمد نذیر صاحب فاضل
۱۰ر ” تا ۱۴ر ”	” ملک سیف الرحمٰن صاحب
۱۵ر ” تا ۱۹ر ”	” مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر
۲۰ر ” تا ۲۴ر ”	” رشید احمد صاحب چغتائی
۲۵ر ” تا ۲۹ یا ۳۰ر رمضان	” مولانا عبد المالک خان صاحب

(ناظر اصلاح وارشاد)

مجلس شوریٰ بر موقعہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے لئے تجاویز

ہر سال لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوتی ہے جس میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو بہتر بنانے اور ترقی کے لئے تجاویز پر غور کیا جاتا ہے۔ تمام لجنات اپنے ہاں اجلاس کر کے تجاویز بھجوائیں تاکہ ایجنڈا شوریٰ مرتب کر کے آپ کو بھجوایا جا سکے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں صرف دو ماہ رہ گئے ہیں۔ اجتماع کی متوقع تاریخیں ۱۹، ۲۰ر اور ۲۱ر اکتوبر ۱۹۷۹ء ہیں۔ اجتماع کے چندہ کی طرف بہت کم لجنات کی توجہ ہے۔ اجتماع کے چندہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ ۲۸۸ لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے دورانِ سال کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ چندہ اجتماع کے ۷۸ء کے بقایاجات جلد از جلد ادا کریں نیز چندہ ممبری کے بقایاجات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کریں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان برائے عہدیداران ناصرات الاحمدیہ

لجنہ اماء اللہ کا سال ستمبر میں ختم ہو جاتا ہے اس لئے ناصرات الاحمدیہ کی تمام سیکرٹریوں کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی ناصرات کے چندہ ممبری کا بجٹ ستمبر کے شروع میں پورا کر دیں نیز چندہ اجتماع ۵۰ پیسے فی ممبر کے حساب سے ادا کرنا نہ بھولیں۔ امید ہے کہ سب عہدیدار حسب سابق کوشش کر کے بجٹ پورا کر کے ممنون فرمائیں گی۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزی)

تحفہ رمضان شریف
سپیشل برفی اور قلاقند
حمید سویٹ ہاؤس
رحمت بازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ
بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون دفتر ۵۰۸
فون رہائش ۴۰۵